# نظم دلپسند

مصنفہ


سید صدرالدین حسین خاں صدر

بڑودہ

# انتباہ ضروری

حامی سنت ماحی بدعت جناب نواب میر صدرالدین حسین خاں مرحوم رئیس ٹیڈوڈ
اس زمانہ میں ہمدردی قوم وحمیت دین وترویج شریعت وتبلیغ احکام کتاب وسنت
میں مجددانہ حیثیت کے مالک تھے آپ نے بہت رسائل ہدایت واصلاح مسلمین
کے لیئے تصنیف فرماکر مفت شائع کئے جزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین۔
بتائید الٰہی آپ کو نظم ونثر میں ادائے مطلب پر کامل قدرت تھی اور موثر عنوان
سے تبلیغ دین ورد شرک وبدعت واصلاح رسوم میں قلم سے کام لیا اور ان کے
خلوص نیت کے باعث ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں۔ نظمیں اگرچہ اہل فن
کے نزدیک عیوب شعر سے خالی نہیں ہیں کیونکہ مصنف رحمتہ اللہ علیہ نے
نہ شاعری کا دعویٰ کیا نہ شاعرانہ انداز سے کام لیا لیکن کلام موزوں مخاطب
پر ایک خاص اثر ڈالتا ہے اور ذہن سامع میں جلد محفوظ ہو جاتا ہے اور یہ مقصد
بفضلہ آپ کی نظموں میں بوجہ احسن مکمل ہے لہٰذا اغلاط قوافی اور زبان کی
بے اعتدالیوں یا تعقیدات لفظی پر حرف گیری کرنا داب مصلین سے بعید ہے
حقیر نے اکثر مقامات پر تبدیل وتنسیخ ومرمت واصلاح کی اور بہت مواقع
عمداً بحالہ چھوڑ دیے بالخصوص قوافی میں جہاں ہائے ہوز کو الف سے تبدیل
نہیں کیا جاسکتا وہاں مجبوراً اصل کو بالفظہ باقی رکھا کیونکہ سلاست بیان و
فصاحت زبان میں فرق آجانے کا خطرہ دامنگیر تھا۔ نیز جناب مصنف مغفور کا
مقصد ان نظموں سے شاعرانہ تحسین وآفریں حاصل کرنا نہ تھا ان کا مطمح نظر اسلوب نظم میں
ہدایت مسلمین ورد بدعات تھا اور یہ پیرایہ موثر ثابت ہوا اور ان کی سعی مشکور ہوئی۔
فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سید اعجاز احمد معجز نقوی۔ مودودی سہسوانی
۷ رمارچ ۱۹۴۳ء

# نظم دل پسند



بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسلا مبشرین و منذرین لئلا یکون للناس علی اللہ
حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزا حکیما۔

یعنی

ہم نے پیغمبروں کو ڈر سنانے کو بھیجا تا کہ لوگوں کو اللہ پر رسولوں کے بعد کوئی
الزام کی جگہ باقی نہ رہے اللہ زبردست حکمت والا ہے

ہو اگر حق پر تو بیشک دیں کا دعویٰ کیجیے ۔۔۔ ہو جو ناحق پر تو پھر دیں کو نہ رسوا کیجیے

دشمنی ایمان والوں سے نہ پیدا کیجیے ۔۔۔ دشمنان دین سے الفت نہ رکھا کیجیے

حق و باطل میں ہمیشہ جنگ رہتی ہے بپا ۔۔۔ کیجیے اس کا ادب یا اس کی پوجا کیجیے

ہے بنائے دیں فقط توحید اور اخلاق ہیں ۔۔۔ فکر عقبیٰ ہے تو دو چیزیں مہیا کیجیے

دونوں موتی صاف ستھرے رکھیے درج قلب میں ۔۔۔ پہونچیے دربار میں جب نذر مولیٰ کیجیے

ان دو چیزوں کے اڑانے کا کیا شیطان نے قصد ۔۔۔ ہاں قصور ان کی حفاظت میں نہ ذرہ کیجیے

دین کی تعلیم سے ہونگی یہ چیزیں دستیاب پاک گوہر ہیں انھیں لیکر نہ گندہ کیجیے

کرتے ہیں اہل خرد اعلیٰ پر ادنیٰ کو نثار دور نادانی سے ہوکر کار دانا کیجیے

اس کی یوسف سے تھا تجھکو خالق یوسف سے عشق عشق اس کا کم نہ از عشق زلیخا کیجیے

نعمت ایمان حق دیتا نہیں ناشکر کو ظلم ناداں عشق میں اس کے گوارا کیجیے

کثرت باطل ہو مثل خار و خس خود روگیاہ بن کے گل اس گلشن عالم میں مہکا کیجیے

عشق سے راحت طلب محروم رہتے ہیں سدا لوح دل پر یہ سخن اے دوست کندہ کیجیے

امتحاں کے وقت جیسے بھاگ جاتے ہیں رفیق عشق سینہ میں اگر ہے خام پختہ کیجیے

ڈھونڈتے پھرتے جنہیں تھے ہزاروں کوس تک نقش دل پر الفت دیں کا یہ نقشہ کیجیے

تو نہیں چلتا مسائل پوچھنے کو دو قدم ان کی الفت کے مقابل عشق اپنا کیجیے

دوڑ تھی ان کی خدا کی سمت بس بہر رضا دوڑ ہے تیری کہ جائز حرص دنیا کیجیے

دوڑ تھی ان کی کہ منشا دین کا پورا کریں دوڑ ہو تیری کہ دیں کو حسب منشا کیجیے

تو نے معلومات دیں سے کچھ نہ پائی آگہی چاہتا ہے کھیلیں کودیں اور تماشا کیجیے

چھوڑیئے نقلی دیوتاؤں کی پرستش چھوڑیئے باپ دادا کے چلن کی کچھ نہ پروا کیجیے

اس پہ قائم ہو پیمبر لائے جو پیغام رب جو سکھایا کچھ نہ اس میں کم زیادہ کیجیے

ہیں وہی قرآں حدیث و فقہ ہیں کل سب ماسوا ان کے جو ہے باطل ہی سمجھا کیجیے

[1] ہو نہیں سکتے جیسے احکام خالق دلنشیں اس منافق پر جہاں زار رویا کیجیے

---

[1] بچہ جب پانچ سال کا ہو قرآن پہلے پڑھاؤ دو سال میں جس قدر آجائے پھر ا

جس کی آنکھوں میں نظر آتا ہی باطل دلفریب
رشتۂ الفت سے اُس کی آپ تو بہ کیجیے

ہی وہ مغضوب خدا جس کو ہی باطل دلپسند
ایسے گمراہوں پہ نفریں روزمرہ کیجیے

نقص ہی سمجھا نہ جو اصلاح کی امید کیا
فکر آپ اس کے سمجھنے کی ہمیشہ کیجیے

جس نے دیکھا ہی نہیں بہتر سے بہتر چیز کو
اس کی بے عقلی پہ شماتت ہرگز نہ ذرہ کیجیے

قدرِ نعمت جو نہیں کرتا بڑا ناشکر ہے
شامتِ اعمال بدانجام دیکھا کیجیے

دل میں بس جائے گی اُس حسنِ دل آرا کی ادا
دوستو چشمِ بصیرت کو اگر وا کیجیے

لوٹنا ہے گر بہارِ وصل جاناں کے مزے
یار کے زیرِ قدم آنکھیں بچھایا کیجیے

ہیں وہ مرشد سب جو نائب ہیں رسول اللہ کے
فیض جو بخشے اُسی سے استفادہ کیجیے

طفل کو لڈو کی خواہش نان وقلیہ کی تجھ
مثل بچوں کے نہ ان چیزوں پہ مچلا کیجیے

وہ بھی بچہ ہی جسے ہو خواہش سیم وطلا
بہر عقبیٰ فکر اعمال مُزکّٰی کیجیے

وہ بھی ناداں ہی جسے ہو خواہشِ نام ونمود
دھوم سے بچوں کی بسم اللہ و ختنہ کیجیے

(بقیہ نوٹ صفحہ ا) پڑھاؤ اور دیسی زبان یا انگریزی وغیرہ - اردو پڑھانے کا منشا اور مقصد یہ ہے کہ بچے مذہبی کتابیں دیکھ سکے - جب اردو پڑھنے کی استعداد پیدا ہوجائے تو کتب دینیات ضرور منگوا کر اس کے مطالعہ کا شوق پیدا کرو - ختنہ اور بسم اللہ میں مطلق دھوم دھام نہ کرو کھانا داتا نہ کرو - بلکہ یہی رقم تعلیم وتربیت میں خرچ کرو - جماعت سے دو دو چار لڑکے مذہبی تعلیم پوری طور سے حاصل کریں - کوئی بستی خالی نہ رہے شرک و بدعت کی کل رسوم جس کا فقہ میں ذکر ہی نہیں ترک کرو اور ترک کراؤ - ہر محلہ کی مسجد میں درس قرآن جاری کرایا جائے اور مذہبی

خلق سے تحسین لیکر کیا ہوا حاصل تجھے ❊ اُن کو خوش کرنے کی ذرہ بھر نہ پروا کیجیے
وہ بھی پاگل ہو جو چاہے پاگلوں میں سرورؔی ❊ رنڈی بچو اگر انہیں گرویدہ اپنا کیجیے
گر رجوع خلق دیکھا با خدا سمجھے اُسے ❊ ہو بڑا دھوکا جہالت اُس کو سمجھا کیجیے
ہو اگر منظور دل کو دائمی عیش و نشاط ❊ سیر بزم دین و دانش کا ارادہ کیجیے
خلق میں ممتاز آدم عقل کے باعث ہوا ❊ تھا ملک کو حکم حق آدم کو سجدہ کیجیے
ہیں مطیع عقل دیکھو آب و خاک و برق و باد ❊ ہو حکومت عقل کی ہر شے پہ دیکھا کیجیے
عقل ہے نور الٰہی نور یہ جس کو ملا ❊ ہو نہیں سکتا وہ نا منصف یہ سمجھا کیجیے
ہو نہیں سکتی خطا اس سے کبھی عرفان میں ❊ عشق محسن سے بڑھے وہ عقل پیدا کیجیے
فکر یک ساعت ہے بہتر طاعت صد سالہ سے ❊ دین میں کم عقل کا طاعت سے درجہ کیجیے
دیتے ہیں بس تقویت اسلام کو اہل شعور ❊ بے شعوروں سے نہ یہ امید رکھا کیجیے
ہو جو معلومات دیں کا شوق و شغل ذکر و فکر ❊ الفت ایماں سے قوت دیں کو بخشا کیجیے

---

(بقیہ نوٹ صفحہ اول) کتب خانہ رکھنا چاہیئے مذہبی رسالہ بھی مسجد کے لیئے جاری کرنا چاہیئے ہر دیسی زبان میں مذہبی کتابیں ترجمہ کرنا چاہیئں اور مذہبی رسالہ شائع کرنا چاہیئے۔ تاکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جس کی سخت تاکید ہے بغرض تقویت اسلام و فیض رسانی و ہمدردی اہل اسلام کی خدمت انجام کو پہونچے۔ لے مثنوی :۔

دیدہ آں دیدہ کہ دید دوست است ❊ ورنہ باقی لحم و شحم و پوست است
عیب خود را اگر کسے بینا بود ❊ روح او را قوتے پیدا شود۔

شرع سے مانوس ہونا ہے سند ایمان کی — جو چلے الٹا اسے کوشش سے سیدھا کیجیے

شرع سے الفت ہے شیطاں سے جدائی کا عمل — سر سے ہر وحشی کے اس جن کو نکالا کیجیے

ضرب سے اس نور کی ہوتا ہے ناری بد اس — عشق عقل و دیں کو ہتھیار اپنا کیجیے

چور ہے شیطاں حفاظت کیجیے اس نور کی — نار کو ٹھنڈا کرے وہ نور رکھا کیجیے

صحبت گمراہ و ناداں سے صدا کیجیے گریز — جو کہ ہیں بے نور۔ناری ان کو سمجھا کیجیے

رنڈیوں کو اس لیے بلواتے ہیں نے ادب — تا کہ درگاہوں کی آمد میں اضافہ کیجیے

رنڈیوں سے چاہ کیجیے پیر ہوا الفت ہے یہ — اس مزے کے واسطے میلوں میں گھوما کیجیے

خوب ہے یہ چاٹ۔ دو اولاد کو اپنی لگا — پر ملا ان کو بھی عیاشی سکھایا کیجیے

نام سے ولیوں کے جائز ہو گیا فسق و فجور — حسب مرضی لطف دنیا کا اٹھایا کیجیے

ہو گئے ہیں نام سے ولیوں کے باجے بھی حلال — جس کی خواہش ہو اسے جائز بنایا کیجیے

جانور آزاد ہیں پابندی قانون سے — عقل و دیں کو گھر سے باہر پھینک آیا کیجیے

مفت رنڈی کو بلانا ہو تو اک چلہ بنا — فاسقوں کے واسطے تیار میلہ کیجیے

نذر بھی ان سے لیا چاہے تو اک جھنڈا بنا — اور بے تعظیم پھول اس پر چڑھایا کیجیے

دعوتوں کی گر ہو خواہش نعت خوانی کیجیے — عشق جھوٹا اپنے حضرت کا جتایا کیجیے

مرنے جینے پر لگایا ہے غزل خوانوں نے ٹیکس — جھوٹی باتیں اہل محفل کو سنایا کیجیے

ہوں عمل پیر اشریعت پر تو پھر سچا ہے عشق — جھوٹے سچوں کو ہمیشہ آزمایا کیجیے

مصطفیٰ پر خوانِ نعمت کے لئے بھیجو سلام ‌ ‌ ‌ خوانچہ ملتا ہے واں مجری کو جایا کیجیے
حق کی ناشکری میں تم دیکھو گئے نادان کو دلیر ‌ ‌ ‌ اس دلیری کے نتیجے سے ڈرایا کیجیے
کچھ عطائے عقل کا مطلب سمجھے ناسپاس ‌ ‌ ‌ بس اسی لغزش سے دنیا کو بچایا کیجیے
خدمت دیں زہد و تقویٰ ہیں علاماتِ ولی ‌ ‌ ‌ مومنوں کو خوبیوں پر ان کی شیدا کیجیے
پھر یہ کی ابلیس نے تاکید بچو اتو انہیں ‌ ‌ ‌ اور کرامات ان کی لکھ لکھ کر سنایا کیجیے
ہو مربی جن کا شیطاں حکم دیتا ہے یہی ‌ ‌ ‌ نفع بچو اگر کسی شے کو اٹھایا کیجیے
خوب نادانوں کو دو دین حقوق اولیا ‌ ‌ ‌ تار ہیں قابو میں یہ منتر پڑھایا کیجیے
لڑتے ہیں قبروں کی آمد پر کہ ہے میراث جد ‌ ‌ ‌ حکم شیطاں ہے کہ ملک اس کو بنایا کیجیے
پر غضب ہیں شرع پر جس نے یہ کی آمد حرام ‌ ‌ ‌ کیوں شریعت کو نہ نظروں سے گرایا کیجیے
ہیں معیشت کا سہارا چلے جھنڈے اور قبور ‌ ‌ ‌ عظمتِ خالق بزرگوں کو دلایا کیجیے
مادہ گر حق و باطل کے پرکھنے کا نہیں ‌ ‌ ‌ دیکھیے امرِ شریعت اور پورا کیجیے
حق و باطل صاف ہے مستور و پوشیدہ نہیں ‌ ‌ ‌ پر طلب ہم کو نہیں حق کی اسے کیا کیجیے
شرک سے مل جائیگی ساری عبادت خاک میں ‌ ‌ ‌ چھوڑئیے باطل کو پھر حق کی تمنا کیجیے
مفت خورے سے لئے ہیں نام سے دلبو کی شکل ‌ ‌ ‌ کھیر حلوا ان چٹوروں کو چٹایا کیجیے
ہے مصیبت اب گلے کا ہار کیوں اے مومنو ‌ ‌ ‌ اہلِ دانش سے سبب دریافت اس کا کیجیے
نخوت و ناشکریِ نعمت سے آیا ہے زوال ‌ ‌ ‌ وقت اپنا اب نہ گمراہی میں کھویا کیجیے

عیب تیرے جو نہیں کرتی ہیں تجھ پر آشکار
ان کتابوں کو جلا کر نذرِ شعلہ کیجیے

جو کتابیں تجھ کو سکھلاتی ہیں خالق کا ادب
معرفت کے نور سے دل میں اجالا کیجیے

گر یہ ہے انصاف میں حجت نہ اے بدعت پسند
خم سرِ تسلیم پیشِ حق تعالیٰ کیجیے

ہو دلِ گندہ کو راہِ عقل و دیں سے انحراف
عشقِ محسن سے کلیجہ اپنا ٹھنڈا کیجیے

ڈھونڈتے پھرتے ہیں رہبر چھوڑ کر شرعِ رسول
عہدِ طاعت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑا کیجیے

ہے تمیزِ خیر و شر پہلا سبق اسلام کا
تا اہلیت معرفت کی اس سے پیدا کیجیے

جو مخالف ہو شریعت کا وہی گمراہ ہے
جو نہ چھوڑے حق کو دامن اس کا پکڑا کیجیے

لغو دفترِ شرع کو کہتے ہیں صوفی آج کل
پنجتن کی راہ سے بیزار ہی کیا کیجیے

پنجتن نے ترکِ باطل کو بتائی حق کی راہ
فعلِ باطل۔ ان کو ہی مقصود پھر کیا کیجیے

دین سے وحشت نہ کیوں ہو جس کا مقصد ہے جدا
شرع سے ہرگز جدا مقصد نہ اپنا کیجیے

سربلندی عقل سے حاصل صحابہ کو ہوئی
قدرِ احسانِ خدا[1] مثلِ صحابہ کیجیے

جرم ہے سب سے بڑا وہ شرک ہو یا کفر ہو
اس سے بچئے اور بچانے کا ارادہ کیجیے

لا الٰہ یعنی باطل سے ہوا بیزار ہیں
پھر ہے الا اللہ یعنی حق کو ڈھونڈا کیجیے

بدعتیں ہیں دشمنِ شرعِ پیمبر بے گماں
ہے اگر حق کی طلب ان کو شکستہ کیجیے

[1] لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث رسولاً من انفسهم یزکیهم۔ ویعلمهم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

دوستو باطل پہ چلنا بے سند ہو وا ہمہ — ہو حماقت وہم کے جنگل میں بھٹکا کیجیے

بعد اس کے ہو بُرا فسق و فجور اے دوستو — گر کوئی کرتا ہو چپ بیٹھے نہ دیکھا کیجیے

ہیں زبانِ شرع میں یہ جرم سارے منکرات — چھوڑنا ان کا ہے تقویٰ یاد رکھا کیجیے

کام آئے گی نہ توحیدِ زبانی او اخی — دل میں نفرت شرک سے جیتاتک پیدا کیجیے

عشق میں توحید کی پہلا قدم ہو ترکِ شرک — عشق سنت یہ کہ بدعت سے کنارہ کیجیے

بدعتوں سے دور رہتے ہیں سدا حق کے ولی — مثل ان کے اے عزیزو حرصِ تقویٰ کیجیے

پاک نفس و دین پہ پیش او بیا ہو اُن کا وصف — بیٹھ کر ان صحبتوں میں مشق پیدا کیجیے

دین کی خاطر چھوڑیئے حق تلفی و جور و جفا — غیبت و غصہ غلو کا دور سودا کیجیے

دین کی خاطر چھوڑ دو بغض و حسد کذب و دغا — ترک کبر و خود پسندی بھی گوارا کیجیے

جرم کی تحریک بھی ہے جرم اور شیطاں کا فعل — ایسی باتوں پر زباں اپنی نہ کھولا کیجیے

---

لہ واتبع ما اوحی الیک من ربک لا الٰہ الا ھو واعرض عن المشرکین
اسی کی پیروی کرو جو حکم نازل کیا اللہ نے یہ کہ لا الٰہ الا اللہ یعنی نہیں ہے
کوئی معبود ہمارا جسے ہم پوجیں سوائے اللہ کے پس اس حکم کی پیروی کرو اور
الگ ہو جاؤ شرک کرنے والوں سے۔ دیگر ومن یقول امنا باللہ وبالیوم
الاخر وما ھم بمومنین سورہ بقرہ رکوع ۲، لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ جو کہتے ہیں

دشمنوں کو بھی سکھاؤ نامرادی کے سبق — جرم کیجے لاکھ پھر اُن کو بھی دُگنا کیجیے

جرم سے سیری تجھے دوزخ کو ایذا سے تری [۳۵] — کس طرح ہوگی علاج اس کا بھی سوچا کیجیے

خوبیوں سے ہے معرّا جو نڈر خالق سے ہے — خوفِ حق بنیاد ہر خوبی کی مانا کیجیے

جس طرح ان کو جھکاؤ جھکتے ہیں نادان عوام — احتیاط ان کے جھکانے میں خدارا کیجیے

دیکھتے ہیں شوق جس شے کا اُسے کرتے ہیں ہیچ — کیوں نہ قصداً بند راہِ شوقِ بیجا کیجیے

گر مذاق ان کا بدلنے کی نہیں کرتے ہو فکر — بدمذاقی کو تصوّر جرم اپنا کیجیے

رحمتِ حق سنگدل بے رحم سے ہے دور دور — رحم کھا کر رحم خالق کی تمنّا کیجیے

ہیں خوشامد گو بظاہر دوست باطن میں عدو — ان کے لطفِ مہربانی پر نہ ریجھا کیجیے

اپنی توقیر اور قیمت کو بڑھا سکتے ہو تم — اعتبار اپنا دلِ عالم میں پیدا کیجیے

دعوتِ علم و ہدایت میں کرو تم صرفِ زر — دین پیارا ہے تو دیں کا بول بالا کیجیے

دین و دانش کی بکثرت خلق کو حاجت ہے — یہ غذا ان کے لئے ہر دم مہیا کیجیے

جس نے دنیا میں دیا پائے گا وہی عقبیٰ میں بھی — گنج و زر اپنا نثارِ راہِ مولا کیجیے

---

(بقیہ نوٹ صفحہ ۸) ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت پر مگر وہ ایمان نہیں لائے۔

۳۵ گناہوں سے اور بد اعمالیوں سے تجھے سیری نہیں اسی طرح دوزخ کو بھی تیری ایذا سے سیری نہ ہوگی یعنی جی نہیں بھرے گا۔

خلق ہے محتاج جس کی اوس کا ہو محتاج تو ۔۔۔ جس سے لینا ہو اُسی پر صرف اپنا کیجیے
درد و غم سے دین و دنیا میں بھی دیتا ہو نجات ۔۔۔ دین گر کمزور ہے اُس کو توانا کیجیے
کیجیے اصلاحِ عقائد اور اصلاحِ رسوم ۔۔۔ بہتری ہے سب اسی میں فکر فردا کیجیے
ہر زباں میں دین کی تعلیم کو کر دیجیے عام ۔۔۔ کیجیے تصنیفات یا جاری رسالہ کیجیے
ہر جگہ جاری کتب خانہ کریں اور مدرسے ۔۔۔ منہ جہالت اور رسوم بد کا کالا کیجیے
کب جہالت سے ہے بڑھکر کوئی دشمن خلق میں ۔۔۔ ہاں ضرر سے اس کے دیں اپنا سنبھالا کیجیے
کیا ہوا تشریف حضرت لے گئے دنیا سے گر ۔۔۔ جو نصیحت کر گئے اُس کو نہ چھوڑا کیجیے
پاس ہے گر وقت دیں مصطفےٰ موجود ہیں ۔۔۔ ہو جو دل غافل تو ان کو دور تجھا کیجیے
دل میں ذوقِ خود پرستی لب پہ نام مصطفےٰ ۔۔۔ وردِ لب نام اُن کا رکھے کام کا کیجیے
جو کریں حضرت حرام اس کو بنا لیجے حلال ۔۔۔ شرع سے کیجے تمسخر دیں سے ٹھٹھا کیجیے
الفتِ شاہ امم میں ہے صداقت کس قدر ۔۔۔ دیکھ نہ لیجے ٹھیک پھر انصاف اس کا کیجیے
ہے ضرر جس چیز میں پنہاں کیا دیں نے حرام ۔۔۔ قدر دانی تم نے کیا کی غور تھوڑا کیجیے
گر تجھے اکسیر کا نسخہ ملے بیکار ہے ۔۔۔ کام جو عقبےٰ میں آئے شوق اس کا کیجیے
اس لئے اکسیر سے بہتر ہے علم معرفت ۔۔۔ آئے ہو جس کام کو وہ کام پورا کیجیے
گر ہٹا ایک انچ بھی مقصد سے ہوگے نا مراد ۔۔۔ بس مراد اپنی رضائے رب کو سمجھا کیجیے
نیک و بد دریافت کر لیجے حدیث و فقہ سے ۔۔۔ ذکر جو اس میں نہیں وہ کام چھوڑا کیجیے

خیر و شر دریافت کر لیجئے کلام اللہ سے
بے سند کاموں کو کیوں مقصود اپنا کیجئے

ہر عمل خیر القروں کا درج اس دفتر میں ہے
جو نہیں ہے درج بدعت اُس کو مانا کیجئے

چار یار و پنجتن سے لے سند اسلام کی
سر نکالے گر کوئی بدعت تو کچلا کیجئے

گر نہیں قائل تو اُن کے دین اور اسلام کا
ایسا رہبر کون ہے پھر جس سے پوچھا کیجئے

ہر مسلماں کو بکار خیر کیجے ہمخیال
بس یہی خدمت براہ عشق مولا کیجئے

آرزو دیں کی اشاعت کی ہے آٹھوں پہر
نصرت اسلام کی دل سے تمنا کیجئے

سست بن بیٹھو گے گر ہو جاؤ گے خوار و ذلیل
نیک کاموں میں بذوق و شوق دوڑا کیجئے

دوڑتا ہے قطرہ بن کر سیلِ دریا کی طرف
وصل کی خواہش ہے گر قطرہ کو دریا کیجئے

خدمت دیں میں تو فیاضی دکھا اے نیک مرد
صرف زر اسلام پر مثل صحابہ کیجئے

قدر داں جن خوبیوں کا ہے وہ رحمٰن و رحیم
گر نہیں تجھ میں تو پھر کیوں ناز بیجا کیجئے

بعد مردن سارے کنبے کو کھلاتے ہو طعام
یہ نہیں خیرات اس سے ہاتھ کھینچا کیجئے

فاتحہ ایسی نہ سکھلائی رسول اللہ نے
ہاں جو حاجت مند ہیں زر ان کو بخشا کیجئے

حاجتیں یکساں نہیں دنیا میں ہر انسان کی
کھانا کھلوانے کو کیوں خیرات سمجھا کیجئے

کر دیا ناقص لگا کر قید ایام و طعام
فاتحہ کار نمایش کو نہ سمجھا کیجئے

فقہ میں باب الجنائز دیکھ کر بتلائیے
کس جگہ یہ حکم ہے ہم پر بھی افشا کیجئے

پل - مسافر خانہ - مسجد - مدرسہ تالاب و حوض
ہر ضرورت پہ نظر اپنی خدارا کیجئے

دیجئے نذر اللہ ثواب اموات کو پہنچائیے — کپڑا - غلہ - سیم و زر تقسیم جتنا کیجیے

فاتحہ تقسیم اشیا کو غلط کہتے ہیں لوگ — فاتحہ یہ ہے کہ قرآں پڑھ کے بخشا کیجیے

شئے اگر تقسیم کی - خیرات نذر اللہ تھی — ہے عبادت قسم مالی اس کو صدقہ کیجیے

مستحق خیرات کے ہمسایہ ہیں اور اقربا — کام اُنکا ہو اُسے چپکے سے پورا کیجیے

کرکے بیت المال قائم سارے مردانِ سخی — مفلسوں کے حق میں قرضہ کا سہارا کیجیے

خودنمائی چھوڑ دو ہرگز نہ ہو مسرف مزاج — لاکھ سمجھائے کوئی لیکن نہ ایسا کیجیے

پُر ضرر ہے رنڈیوں کا ناچ شادی بیاہ میں — اے برادران کے بلوانے سے توبہ کیجیے

اپنی بربادی عزیزوں کی تباہی کو سمجھ — کلفت ہمسایہ کو دکھ اپنا سمجھا کیجیے

خود رسول اللہ نے ہے عقد بیوہ سے کیا — اُن کے عاشق ہو تو جلدی عقد اس کا کیجیے

بدسلوکی گر کرے کوئی نہ لیجے انتقام — نیکی و احسان سے شرمندہ ان کا کیجیے

نیک چلنی ہے شرافت کہئے ایسوں کو ذلیل — فرق کیوں اس میں پے ادنیٰ و اعلیٰ کیجیے

چھوڑ بدعہدی خیانت کیجیے پیدا اعتبار — ہاں صداقت سے دلِ عالم پہ قبضہ کیجیے

دین کا ہے ہر سخن دنیا کی بہبودی کا راز — کر نتیجے پر نظر ہر اک کو جانچا کیجیے

دین کو قوت دیجیے اور توڑیے باطل کا زور — فاش باطل کے طرفداروں کا پردہ کیجیے

کیجیے اہل دیانت اور ہمدردوں پہ ناز — ہے بجا فخر ایسی جمعیت پہ جتنا کیجیے

کامیابی کے لئے دین ان کا حاجتمند ہے — گر شریف ایسے نہیں ملتے تو پیدا کیجیے

خرچ سے تعلیم ہو اور تربیت اولاد کی    جائے بہتر بیچ رہنے کا تہیا کیجیے
اپنے محسن کا دیا توحید نے ہمکو پتہ    ہیں جو گمگشتہ انہیں حق سو شناسا کیجیے
ہم کو سکھلایا ادب توحید نے اللہ کا    گمرہوں سے حق کی گستاخی نہ سیکھا کیجیے
ان کو نالائق نہ بتلایا جو ہیں گستاخ رب    اپنے گستاخوں کو نالائق بتایا کیجیے
فہم ناقص سے ہیں توحید نے دی اطلاع    ہو اگر غیرت تو ہرگز سر نہ اونچا کیجیے
عقل گر بخشی نہ ہوتی تھا یہ انساں جانور    بے گماں کھاتا نجاست شک نہ ذرہ کیجیے
اور وہ شیر و خنزیر میں نہ کچھ رہتی تمیز    انتہا زخیر و شر دانش سے پیدا کیجیے
گرگ کے مانند مت خونخوار ہو انساں ہو کر    مثل کژدم کے نہ ہرگز نیش مارا کیجیے
ذات انساں ہی نمونہ ساری مخلوقات کا    بدتر از بد بہتر از بہتر ہے سمجھا کیجیے
انبیا کی تربیت کا سخت یہ محتاج ہے    اس ضرورت پر نظر اے دوست رکھا کیجیے
دیجیے تعلیم کی ترغیب ہمسایوں کو بھی    درس کے ساماں وطن میں بھی مہیا کیجیے
جمع کیجے اچھے استاد اور لائق منتظم    ماہوار اک روپیہ ہر گھر سے چندہ کیجیے
خادمانِ قوم کے درجات عالی ہیں یہاں    ہے عبادت یہ بھی گر پیدا سلیقہ کیجیے
انتظام درس گاہ و مسجد و اوقاف خیر    سب سے بہتر اور تسلی بخش عمدہ کیجیے
فیض کا چشمہ تھے عالم اون کا گھر تھا مدرسہ    مثل ان کے علم پڑھ کر فیض بخشا کیجیے
مدرسوں کے ہم نہ تھے محتاج جیسے آج ہیں    علم اب ملتا نہیں کوسوں جو ڈھونڈا کیجیے

تھی گلوں سے رونقِ گلشن بہت بیتے باغباں
دین سے جو عشق تھا پہلے وہ پیدا کیجیے

جانشیں اپنا سمجھتے تھے وہ ہر شاگرد کو
ہے یہی اولاد اُلفت اِن سے رکھا کیجیے

دوستی کی آج اور کل ہو گئے بدخواہ دوست
ایسے سفلوں کی نہ اُلفت پر بھروسا کیجیے

باعثِ ذلت ہیں جتنے کام ساری منع ہیں
عزت و توقیر کے ساماں مُہیا کیجیے

دی جسے ذلت نہ کیوں دیگا وہ ذلت آپ کو
ثمرۂ اعمالِ بد کا پھر نہ شکوہ کیجیے

کامیابی کی دکھاتی ہے شریعت ہم کو راہ
جس میں ناکامی نہ ہو وہ راہ ڈھونڈا کیجیے

ساری عیبوں سے شریعت نے ہمیں دی اطلاع
جو کرے اظہارِ حق اس پہ نہ غصہ کیجیے

رنڈیوں اور فاسقوں پر کرتے ہیں جو زر نثار
ان کی بد اعمالی پہ آنسو بہایا کیجیے

سخت دوزخ شامتِ اعمال نے کھینچا انہیں
ناقصانِ عقل سے ہر دم کنارہ کیجیے

پست ہمت بزدل و نامرد خواہش کے مطیع
حق پہ چلنے کی انہیں ہمت دلایا کیجیے

سر سے کر سودائے باطل دور ہو منصف مزاج
لیجیے تحسین رب سے کام ایسا کیجیے

تو جو کمزوروں سے طاقت آزمائی کرتا ہے
تجھ سے طاقتور خدا ہے خوف اس کا کیجیے

راہِ باطل چھوڑ کر ہو راہِ حق پر مستقیم
مثلِ گرگٹ کے نہ ہر دم رنگ بدلا کیجیے

حبِ ایماں حبِ قرآں حبِ علم و حبِ شرع
کالعدم ہیں یا کہ دل میں ہیں ٹٹولا کیجیے

لوگوں کو حبِ رسول اللہ کا دیجو ثبوت
جوہرِ اخلاقِ پاکیزہ ہویدا کیجیے

نیک نفس و پاک باطن مائلِ حق متقی
رب سے ڈرتے ہوں انہیں میں من بتایا کیجیے

جو ہیں مومن ہیں وہی عاشق رسول اللہ کے — عشق جھوٹا مکر والوں سے نہ سیکھا کیجیے
ہے منافق کی علامت دین میں مکر و فریب — ایسے لوگوں کو کبھی مومن نہ سمجھا کیجیے
کافروں کو بھی توقع ہے کہ جنت پائینگے — اس گمان و وہم پر دھوکا نہ کھایا کیجیے
ہو نہیں سکتے غلط قرآن کے وعدہ و وعید — خواہشِ جنت ہو گر دل کو سنوارا کیجیے له
قدر ہوگی دین کے ہر ہر عمل کی بعدِ مرگ — اس سفر کے واسطے تیار توشہ کیجیے
زندگی بخشی ہے خالق نے تجھے بہرِ عمل — اس خزانے کو فراہم بہرِ عقبےٰ کیجیے
ہر عمل خالص خدا کے واسطے ہو اے عزیز — شرک و بدعت کو نہ شامل جس میں ذرہ کیجیے
ہو نہیں سکتے کبھی مقبول یہ الکارِ نمود — دور دل سے شوق کارِ بے نتیجہ کیجیے
بہتر از عقبیٰ جو سمجھا ہے متاعِ دنیوی — ہوگا محروم آخرت میں فکرِ فردا کیجیے
جو خرابی ہے عمل میں دور ہو جائیگی سب — حسبِ شرع و دیں درست اپنا عقیدہ کیجیے
پیر کے حق میں سخی ہیں نام حق پر ہیں بخیل — بہرِ عبرت ان کی بربادی کو دیکھا کیجیے
کرتے ہو معلوم آئینہ سے اپنا رنگ و رُو — فقہ سے معلوم فعلِ زشت و زیبا کیجیے
جس پہ تم لائے ہو ایماں جان کر سچا خُدا — اس کے وعدوں پر بھی لازم ہے کہ بھروسا کیجیے
اس کے وعدوں کو نہیں گر جانتے سچا تو پھر — دین و ایمان کفر کو اپنے بنایا کیجیے

له۔ وصفِ بیداری دل اے مومناں — در نہ گنجد در زمین و آسماں

علم دیں ہیں فقہ و تفسیر و حدیث اے ہوشمند — ہو کے سرگرم طلب ان کو وسیلہ کیجیے
سیر لازم گلشن دیں کی ہے تجھکو رات دن — دور ہوں گے سب مرض پھول ان کے سونگھا کیجیے
گر تجھے مل جائے قسمت سے کوئی حق آشنا — قدر دانی ہیں قصور اس کی نہ اصلا کیجیے
چشم بینا گوش شنوا دل حریص معرفت — ہے بدولت عقل کی یہ نور پیدا کیجیے
عقل کے ادنیٰ ہیں خادم یہ ضیائے بہر و ما — عقل موجد اور یہ ایجاد سمجھا کیجیے
عقل ہے قرآں میں محتاج ہے جس کا بشر — نور ایماں کو نہ ہرگز چھوڑ بیٹھا کیجیے
ہے خدائی ساری جس کی زور حکمت کی گو — چارہ ساز ایسے حکیم اعلیٰ کو اپنا کیجیے
جس سے وہ پرہیز بتلائے کرو پرہیز تم — جو ہدایت وہ کرے اس سے نہ بھاگا کیجیے
کلمہ پڑھکر ہو گیا توحید سے بیزار کیوں — کس نے سکھلایا کہ وعدہ حق سے جھوٹا کیجیے
رکھتے ہو دنیا میں قانون عدالت کا لحاظ — مذہبی قانون ربانی نہ توڑا کیجیے
کھوٹے سکے لعل و گوہر کے عوض کرتے ہیں جمع — بے تمیزوں سے نہ دیں کی بات پوچھا کیجیے
ہو پسند ملک ہمارا اور جائے تو ملک برباد — ہے حماقت رسم میں مذہب ڈھونڈھا کیجیے
گر غلط فہمی میں تو نے عمر کی ساری بسر — غیر ممکن ہے نجات اندیشہ اس کا کیجیے
کیونکہ بھیجا ہے تجھے بہر شعور معرفت — امتحاں میں تو رہا ناکام پھر کیا کیجیے
جو کرے اصلاح امت ہے وہی حق کا رفیق — اس کا ساتھی ہو کے دیں کا بول بالا کیجیے
خود غرض بے فیض کو ہرگز نہ دیجے آبرو — ناز برداری سے فتنہ کو نہ تازہ کیجیے

بے خبر رہنا نہ ہرگز مقصدِ اسلام سے
باخبر مقصد سے ہو کر بند رخنہ کیجیے

دیکھنا قرآن کا ہے الفت رب کی دلیل
ہم نشینوں کو بھی اس سے فیض بخشا کیجیے

دیکھنا لازم کتابیں ہیں شریعت کی تجھے
اور ان ہی کی تبلیغ ہر جا کیجیے

دل بہلنے کا یہی عشاق کے سامان ہے
دل فدا اس پر ہمیشہ ہی تو اپنا کیجیے

درپئے ذلت نہ ہو ہرگز کسی کو دکھ نہ دے
عیب بینی چھوڑ اپنے عیب دیکھا کیجیے

ہم وطن کوئی اگر ہو ذی لیاقت فی کمال
فخر ہے اپنا حسد اس سے نہ رکھا کیجیے

منع جو کرتا نہیں ہے راہِ بدانجام کو
ایسے فاسق کو کبھی مرشد نہ اپنا کیجیے

جو پیمبر نے کیا وہ کام ہے مرشد کا بھی
سب کو نافرمانی خالق سے روکا کیجیے

دو طرح کے ہیں شیاطیں جن بھی ہیں انساں بھی
گمرہی سکھلانے والوں میں نہ بیٹھا کیجیے

کھیل سمجھے ہیں جو دیں کو ان کی ہے یہ آرزو
فکرِ عقبیٰ چھوڑ کر ساتھ ان کے کھیلا کیجیے

عرس صندل چلّے جھنڈے اور سبیل و تعزیہ
کہتے ہیں اس کو خدا کا دین سمجھا کیجیے

لوٹ لیں گے دولتِ ایماں تری گمراہ دوست
لشکرِ اعدائے دیں ہے اس کو پسپا کیجیے

بھائیوں کا ساتھ چھٹ سکتا نہیں کہتے ہیں وہ
کافروں پر ہے یہی الزام سمجھا کیجیے

ساتھ گمراہوں کا تم بھی چھوڑ سکتے گر نہیں
کفر پر کفار کے کیوں شور و غوغا کیجیے

خود بری ہوتی نہیں الزام کیوں غیروں کو دو
مبتلا خود ہو تو کیوں اوروں پہ طعنہ کیجیے

ہے نصاریٰ کو بہت مرغوب تعظیم صلیب
تعزیوں کا آپ ادب مثلِ چلیپا کیجیے

ہے لٹیروں کے لئے ای بیخرد پھانسی کا حکم
آپ شامل ان کے ہو ایمان لوٹا کیجئے

ظرف دل ہے ایک کہ اس میں حماقت یا شعور
ہو رفاقت میں وہی جس سے کہ رشتہ کیجئے

اہلِ دانش کی خدا صف میں ملاتا ہے تجھے
ساتھ نادانوں کے رہنا ہو تو ویسا کیجئے

تو رہو یا نا رہا جائے گا ہمیں ہو لیکے ساتھ
ساتھ جو لینا ہو فکر اس کی ابھی جا کیجئے

کھوتے سکے لعل و گوہر کے عوض کرتے ہیں جمع
بے تمیزوں سے نہ دیں کی راہ پوچھا کیجئے

علم پڑھ کر علم کی توقیر ہو کیجے وہ کام
سب جہاں کو علم و عقل و دیں شیدا کیجئے

جو ترقی قوم کی چاہے تو کر اس کی مدد
ہیں عدو جس کے بہت اس کو نہ تنہا کیجئے

خادمانِ قوم پر کرنا نہ بیجا اعتراض
ناسپاسی ہے گر ان کا دل شکستہ کیجئے

جاہلوں کا ہو نہ ساتھی علم پڑھ سر تا خلعت
بلکہ اوصافِ حمیدہ ان میں پیدا کیجئے

مائل حق ہو نہ شامل ہو تو کثرت کی طرف
دینداروں میں نہ ہرگز فتنہ برپا کیجئے

خدمتِ قومی کریں تقسیم سب اصحاب بپا
دیں کی خدمت چھوڑ کیوں آپس میں جھگڑا کیجئے

رخنہ اندازی نہ کیجے نیک کاموں میں کبھی
حاسدوں کو فتنہ پردازوں کو ٹھنڈا کیجئے

چھوڑنے کے کام جتنے ہیں بتائے شرع نے
ترک ہیں اس کی نہ ہرگز عذر و حیلہ کیجئے

حکم ہمدردی ہے واجب ہر مسلمان پر فرد
امر بالمعروف میں ہرگز نہ ناغہ کیجئے

کرتا ہے ہشیار نقارہ بچرم و چوب خشک
مثل نوبت غافلوں میں حق کا چرچا کیجئے

شاعر کا ذہب یقینی پیرو شیطان ہے
اس کی غزلوں اور نظموں پہ نہ تکیہ کیجئے

شاعری وہ خوب جس سے لیں مسیحائی کا کام | نظم وہ جس سے دلِ مردہ کو زندہ کیجیے
جو بھری حکمت دلوں میں ہو وہ نظم دلپذیر | وہ ثنا کر داد ملنے کی نہ پروا کیجیے

شاعری اے صدرؔ وہ جو قلب کو بینا کرے
نظم وہ قلبی نجاست جس سے دھویا کیجیے

سید صدر الدین حسین۔ صدرؔ بڑودہ۔

# رسالہ ہٰذا

نواب صاحب مرحوم کے اُن رسائل میں سے ہے جن پر آپ کو اپنی علالت کی وجہ سے نظرِ ثانی کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ یہاں تک کہ ۱۹۲۲ء میں آپ کا انتقال ہو گیا، اور یہ رسائل اب تک یوں ہی غیر مطبوعہ ردی کی ٹوکری میں پڑے رہے جن میں سے اکثر و بیشتر ضایع بھی ہو گئے۔ اب آپ کے صاحبزادگان نواب سید امین الدین حسین خاں صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ کلکٹر بار دار و نواب سید معز الدین حسین خاں صاحب و ڈاکٹر نواب فخر الدین حسین خاں صاحب کو خیال آیا کہ اپنے والد بزرگوار کی غیر مطبوعہ تصنیفات کو زیورِ طبع سے

آراستہ کرا دیں۔ چنانچہ بسیار سعی و تلاش کے بعد سات منظوم اور ایک
نثر جملہ آٹھ رسالوں کے مسودے برآمد ہوئے۔ جن کو نہایت معمولی اصلاح
و ترمیم کے ساتھ طبع کرایا جا رہا ہے۔ (چونکہ مصنف مرحوم کو نہ شاعری کا ادعا
تھا، نہ شاعرانہ انداز سے آپ کام لیتے۔ آپ کا مقصود رد بدعات و احیاء
سنت تھا۔ وہ جس پیرایہ میں بھی ادا ہوسکے ادا کرتے، اسی لئے آپ ہمیشہ
دینی و مذہبی رسائل مختلف عنوانات سے لکھ لکھ کر قوم کی ہدایت و اصلاح
کی خاطر بصرف زر کثیر طبع کرا کے مفت تقسیم فرماتے رہا کرتے تھے اس لئے
کسی کو حق نہیں کہ وہ لفظی تعقید یا قوافی کے نقصان کے متعلق جو اصول شاعری
کے خلاف ہو کوئی نکتہ چینی و حرف گیری کرے) خدائے تعالےٰ مولف مرحوم
کی مغفرت فرمائے۔ اور آپ کے صاحبزادگان کو اجر جزیل عطا فرمائے۔
خصوصیت سے آپ کے بڑے صاحبزادے مستحق داد تحسین ہیں کہ وہ اپنے
ذاتی صرف سے ان رسائل کو طبع فرما رہے ہیں۔ جو ریاست بڑودہ نواب منزل
سے مفت تقسیم کئے جائیں گے۔

ابوالعلاء ونظر احمد نقوی سہسوانی

۲ مئی ۱۹۴۴ء

پرنٹر:۔ احید الدین نظامی ایف آر۔ ایس ایے۔ لندن۔ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

# فہرست تصانیف نواب میر صدر الدین حسین خان صاحب مرحوم صدر رئیس بڑودہ جو طبع ہوکر شائع ہوچکے ہیں

۱ اسلام کی عقائد - ۲ اسلام کی صداقت - ۳ اسلام کی خوبیاں اردو انگریزی - ۴ اسلام کی نواہی
۵ اسلام کی ترقی - ۶ اسلام کی تعلیم - ۷ اسلام کا اتالیق - ۸ اسلام کی حسنات - ۹ اسلام کی حمایت -
۱۰ اسلام کی کسوٹی - ۱۱ اسلام کا کلمہ - ۱۲ اسلامی حقوق - ۱۳ اسرار توحید - ۱۴ انوار توحید - ۱۵ اصلاح اللاعبین
۱۶ اصلاح المبتدعین - ۱۷ اصلاح القلوب - ۱۸ اصلاح النفوس - ۱۹ اصلاح الاعمی - ۲۰ اصلاح المومنین -
۲۱ اصلاح الرسوم - ۲۲ اصلاح الاعراس - ۲۳ اصلاح العباد - ۲۴ اصلاح البشر - ۲۵ اصلاح العوام
۲۶ اقوال زریں - ۲۷ ام القرآن پنج حصہ - ۲۸ تحفۂ صدر - ۲۹ پیر شریعت - ۳۰ پیر طریقت - ۳۱ خدا کی پہچان
۳۲ خطبات اسلام سہ حصہ - ۳۳ خنجر اسلام - ۳۴ دعوت اسلام - ۳۵ درد اسلام - ۳۶ دامن اسلام - ۳۷ دانائی کا سبق
سہ حصہ - ۳۸ ریاض توحید - ۳۹ رسالہ پیری مریدی دو حصہ - ۴۰ رسالہ گور پرستی - ۴۱ فدائی غوث -
۴۲ قال اللہ دو حصہ - ۴۳ قال الرسول - ۴۴ قال الفقہا - ۴۵ کائنات کی خوبیاں - ۴۶ کلید توحید -
۴۷ گلدستہ لکچر - ۴۸ گلدستہ فیض - ۴۹ گلدستہ رفاہ - ۵۰ گلدستہ فوائد - ۵۱ گلدستہ فلاح - ۵۲ گلدستہ تمیز
۵۳ گلدستہ منافع دو حصہ - ۵۴ گلدستہ علوم - ۵۵ گلدستہ ریویوز - ۵۶ گلدستہ تعلیم - ۵۷ گلدستہ تربیت -
۵۸ گلدستہ شعور - ۵۹ گلدستہ وعظ - ۶۰ گلزار طریقت سہ حصہ - ۶۱ گنجینۂ آرام -
۶۲ گور پرستی - ۶۳ محرم کی بدعتیں - ۶۴ مراد زندگی - ۶۵ مومن کی پہچان - ۶۶ مقصد اسلام -
۶۷ یاد رسول - ۶۸ مقصد زندگی - ۶۹ مجموعہ نظم - ۷۰ منظر ہنگامہ محشر - ۷۱ نغمۂ صدر - ۷۲ نالۂ صدر
۷۳ نور ہدایت - ۷۴ نظم دلپسند - ۷۵ یاد حق - ۷۶ نظم دلفریب - ۷۷ نظم دلستان - ۷۸ علاج ظلم - ۷۹ علاج حرص
۸۰ علاج غفلت - ۸۱ علاج جہالت - ۸۲ علاج طغیانی - ۸۳ علاج معصیت - ۸۴ ولی کی پہچان -
۸۵ یاد مرشد

یہ جملہ ۸۵ رسالہ ہیں جو طبع ہوکر تقسیم ہوچکے ان کے علاوہ کچھ اور رسائل و مسودات ہیں جو آیندہ بعد ترتیب طبع کرائے جائیں گے -